سوال

(466) کیا اس دکان کے مال سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

حافظ صاحب مسئلہ یہ درپیش ہے کہ ایک دکان ہے، جس میں جو سامان ہے وہ خرید و فروخت ہونے کی وجہ سے کم زیادہ ہوتا ہے تو اس طرح اس مال پر پورا سال بھی نہیں گزرتا ہے۔ کیا اس دکان کے مال سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے؟ اور اگر ہے تو کیا دکان کی ہر چیز کی قیمت لگا کر حساب کر کے ادا کی جائے یا ویسے ہی اندازے کے ساتھ زکوٰۃ نکال دے، جبکہ کچھ قرض لینے اور دینے بھی ہیں۔ (کلیم انور، ہزارہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جو ماہ آپ نے زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لیے متعین فرمایا ہے اس ماہ جتنا سودا برائے فروخت دکان میں موجود ہے۔ خواہ اس پر سال گزرا ہے یا نہیں۔ اس کی حالیہ قیمت لگا لیں، لاوکس ولا شطط۔ پھر جتنی رقم آپ کے پاس نقد موجود ہے یا آپ نے لوگوں سے لینی ہے وہ دونوں اس سودے کی قیمت میں جمع کر لیں اور جو قرض آپ نے دوسروں کو دینا ہے وہ اس میزان سے نکال لیں، جو باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے ہم اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں جو ہم نے تجارت کے لیے تیار کر رکھا ہے۔] ١٦ / ٧ / ١٤٢٣ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 407

محدث فتویٰ